42464 - كيا اعمال صالحہ كرنے كے ليے دنيا ميں واپس آنا ممكن ہے ؟

سوال

میری بہن مررہی ہے، اور میرے خیال میں وہ آئندہ ماہ تك زندہ نہیں رہے گی, واللہ اعلم، اسنے اپنی زندگی میں بہت کچھ کیا ہے جس پر اب وہ نادم بھی ہے اور اس سے توبہ بھی کر چکی ہے، اور ہمیشہ وہ یہ تمنا کرتی ہے کہ وہ وقت آئے کہ اپنے کیے کو صحیح کر سکے، وہ اپنی موت سے قبل چند ایك اشیاء جاننا چاہتی ہے:
اس وجہ سے کہ اللہ تعالی جن پررحم کرتا اور انہیں جنت میں داخل کرتا ہے انہیں وہ جو چاہیں عطا کرتا ہے، اور ان کے مطالبات پوری ہوتے ہیں، تو کیا اگر وہ یہ مطالبہ کریں کہ وہ ماضی کی طرف پلٹ کر اپنے ماضی کو درست کرلیں اور اپنی غلطیوں کو صحیح کرلیں اگرچہ جنت میں ہی تو ان کا یہ مطالہ پورا ہو گا ؟
اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے کہ:
" اس نے اپنے بندوں کے لیے جنت میں وہ کچھ تیار کیا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا تك نہیں، اور کسی کان نے سنا تك نہیں، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا کھٹکا تك ہوا ہے"
تو کیا اللہ تعالی جنتیوں کو ہر وہ چیز عطا کرے گا جو ان کے دل میں آئے گی، اور اسے وہ دنیا میں حاصل نہ کرسکے ہونگے، اور خاص کرجو کچھ میری بہن کا مطالبہ ہے ؟ گزارش ہے کہ جواب جلد دیں، اس لیے کہ میرےخیال میں وہ چند ہفتوں سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی. واللہ اعلم ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عمریں اور موت اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ہر مقرر کردہ وعدے کی ایك لکھت ہے الرعد (38).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور كوئی نفس يہ نہيں جانتا كہ وہ كونسی زمين ميں فوت ہوگا لقمان (3).

اور انسان كے ليے يہ ممكن ہی نہيں كہ اس كے علم ميں يہ آجائے كہ وہ كب فوت ہوگا، يہ تو صرف گمان ہيں جو بعض اوقات سچے ہو جاتے ہيں اور بعض اوقات جھوٹے.

اور بيماری كا يہ معنی نہيں كہ يہ شخص جلد مر جائےگا، جس طرح نوجوانی اور طاقت كا معنی يہ نہيں كہ يہ شخص بہت زيادہ عرصے تك زندہ رہے گا.

كتنے ہی ايسے بيمار ہيں جن كے بارہ ميں لوگوں كو توقع تھی كہ وہ عنقريب مر جائےگا، ليكن وہ ايك لمبا عرصہ زندہ رہا، اور كتنے ہی صحيح اور صحت مند شخص ہيں جنہيں اچانك موت آگئی.

ايك شاعر نے كيا ہی خوب اور سچ كہا ہےكہ:

تقوى كا توشہ تيار كرلو كيونكہ تمہيں نہيں معلوم كہ رات ہونے كے بعد تم فجر تك زندہ بھی رہ سكو گے كہ نہيں.

كتنے ہی نوجوان ہيں جو صبح و شام ہنستے اورمسكراتے پھرتے ہيں، حالانكہ ان كے كفن تيار ہو چكے ہيں اور انہيں علم ہی نہيں.

اور كتنے ہی بچے ہيں جن كی لمبی عمر كی اميد ركھی جاتی ہے، ليكن ان كے جسم قبركی اندھير كوٹھری ميں داخل كيے جاچكے ہيں.

اور كتنی ہی دلہنيں ايسی ہيں جو ان كے خاوندوں كے ليے تيار كی گئيں اور ان كی روحيں قدر والی رات ميں ہی قبض كر لی گئيں.

اور كتنے ہی تندرست و توانا بغير كسی بيماری كے مرگئے، اوركتنے ہی مريض ايسے ہيں جو ايك لمبی مدت تك زندہ رہے.

مومن شخص سے تو يہی مطلوب ہے كہ وہ ہر وقت توبہ اور اعمال صالحہ كے ساتھ موت كی تياری ركھے.

ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں ميں رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے ساتھ تھا تو ايك انصاری شخص نبی صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اورسلام كرنے كے بعد

کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسا مومن افضل ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان میں سے سب سے اچھے اخلاق کامالك.

اس انصاری نے دریافت کیا: کونسا مومن دانا اور عقلمند ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو موت کے بعد کی تیاری کرے، یہی عقلمند ہیں"

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (4259) عراقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کی سند جید ہے. اھـ

اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللہ تبارك وتعالی کا شکر ہے کہ اس نے آپ کی بہن کو اپنےکیے پر توبہ اور ندامت کی توفیق بخشی ہے.

اور ہم اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنی توبہ میں سچی ہوئی تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائےگا، اور اس کی برائیاں نیکیوں اور حسنات میں بدل دےگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

سوائےان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیك کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (70).

آپ سوال نمبر (14289) کا جواب ضرور دیکھیں.

دوم:

جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالی اسے ہر وہ چیز عطا کرے گا جس کی مومن کو تمنا ہوگی، بلکہ اسے اس کی تمنا سے بھی زیادہ عطا کیا جائےگا.

فرمان باری تعالی ہے:

ان کی چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائےگا، ان کے جی جس چیز کی خواہش کرینگے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا، تم اس میں ہمیشہ رہوگےالزخرف (71).

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہما سے ايك لمبی حدیث روایت کی ہے جسمیں آخری جنتی کے جنت میں داخل ہونے کا بیان ہے کہ اللہ تعالی اسے فرمائےگا:

" خواہش اورتمنا کرو، تو وہ تمنا اور خواہش کرےگا، حتی کہ اس کی خواہش ہی ختم ہو جائےگی، تو اللہ عزوجل فرمائےگا:

" اس اس طرح، اور اس کا رب اسے یاد دہانی کرانے لگےگا، حتی کہ جب اس کی تمنا اور خواہش ختم ہو جائےگی تو اللہ تعالی فرمائےگا:

" تجھے یہ بھی اور اتنا اور بھی ملےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو ہريرة رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی فرمائےگا: تجھے یہ بھی اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جائےگا، تو ابو ہريرة رضی اللہ تعالی کہنے لگے:

مجھے تو یاد نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: صرف اتنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

" تجھے یہ بھی اور اس جتنا اور دیا جائےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں نےرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے یہ بھی اوراس سے دس گنا زیادہ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (806)

لیکن جب مومن دنیا میں واپس آنے کی خواہش اور تمنا کرےگا تو اس کی کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائےگا، کیونکہ اللہ تعالی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص واپس نہیں آسکتا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جس بستی کو ہم نے ہلاك کردیا ہے اس کے لیے دنیا میں واپس آنا حرام ہے الانبیاء (95).

یعنی جن بستی والوں کو اللہ تعالی نے ہلاك کر دیا ان کے لیے دنیا میں واپس آنا ممنوع اور ناممکن ہے، تا کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا ازالہ کر سکیں.

دیکھیں: تفسیر السعدی (868).

اور بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

" جنت میں جانے والوں میں سے شہید کے علاوہ کوئی اور شخص دنیا میں واپس آنے اور جو کچھ وہاں ہے اسے حاصل کرنے کی خواہش نہیں کرےگا، شہید نے جو عزت و تکریم دیکھی اس کی بنا پر وہ یہ خواہش اور تمنا کرےگا کہ اسے دنیا میں واپس بھیجا جائے تو وہ دس بار اللہ تعالی کےراستےمیں قتل ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2817) صحیح مسلم حدیث نمبر (1877)

لیکن اس کی بات تسلیم نہیں کی جائےگی.

ترمذی اور ابن ماجۃ رحمہما اللہ تعالی نے جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ جنگ احد والے دن مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمانے لگے:

" اے جابر رضی اللہ تعالی عنہ، میں تجھے یہ نہ بتاؤں کے اللہ تعالی نے تیرے والد کو کیا فرمایا ؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی نے کبھی بھی کسی سے پردہ ہٹا کر بات چیت نہیں کی، لیکن تیرے والد سے بالکل آمنے سامنے

بغیر کسی پردے اور ایلچی کے بات کی اور فرمایا: میرے بندے میرے سامنے تمنا اور خواہش کرو میں تجھے نوازوں گا، تو اس نے کہا: اے میرے رب مجھے زندہ کر میں تیرے راستہ میں دوبارہ لڑائی کرونگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: میرا یہ پہلے سے فیصلہ شدہ امر ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ لوٹا نہیں جاسکتا، تو اس نے کہا: اے میرے رب میرے پچھلوں کو یہ بتا دو:

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمادی:

جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں قتل کر دیے گئے ہیں تم انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جا رہا ہے.جامع ترمذی حدیث نمبر (3010) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (190). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ میں اسے صحیح قراردیا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی بہن اور سب مسلمانوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .